| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |

بسم الله الرحمن الرحیم

میلاد منانے والوں کی دنیا وآخرت برباد ہے

احمد رضا خان کا فتوی

بریلویوں کی شیخ جیلانی سے بغاوت

قارئین کرام مولوی احمد رضا خان شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول نقل کرتا ہے کہ:

''میرے ارشاد کے خلاف بتانا تمہارے دین کیلئے زہر قاتل اور تمہاری دنیا وعقبی دونوں کی بربادی ہے

(فتاوی رضویہ: ج ۳، ص ۵۴۵ برکاتی پبلشرز کراچی)

اس فتوے سے معلوم ہوا کہ جو شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال کے خلاف کوئی بات کرے یا ان کے ارشادات کے خلافت بتائے وہ اس کے دین کیلئے زہر قاتل ہے اور اس کی دنیا وآخرت دونوں برباد ہے اور آج بریلوی ''۱۲ ربیع الاول'' کو میلاد منا کر یہی کچھ کر رہے ہیں اس لئے کہ شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا حضور ﷺ کی ولادت کے متعلق ''۱۲ ربیع الاول'' کا قول نہیں ہے بلکہ وہ حضور ﷺ کی ولادت ''۱۰ محرم الحرام'' کو مانتے ہیں چنانچہ اپنی معروف کتاب ''غنیۃ'' میں لکھتے ہیں کہ:

''ولد نبینا محمد ﷺ فیہ''

(غنیۃ الطالبین: ج ۲، ص ۳۱۷)

لہذا آج جو بریلوی مولوی اس قول کے خلاف نبی ﷺ کی ولادت ۱۲ کو بتاتے ہیں اور اس دن جشن مناتے ہیں ان کی دنیا و آخرت دونوں برباد ہیں دنیا میں بھی ذلیل ہونگے اور آخرت کی رسوائی تو انشاء اللہ ہر صورت ان کے مقدر میں لکھی جا چکی ہے۔

www.HaqqForum.com
www.RazaKhaniMazhab.com
www.BarelviMazhab.tk
www.AhleHaq.org

>

العطایا النبویہ
فی
الفتاوی الرضویہ
جلد سوم
اعلیٰ حضرت مولانا مولوی شاہ احمد رضا خاں قادری
برکاتی پبلشرز کراچی

>

علی قاری نزیل مکۂ معظمہ صاحب شروح فقہ اکبر ومشکوۃ اکرم اللہ نزلہ نے نزہۃ الخاطر میں ذکر فرمایا زبدۂ مبارکہ میں اپنے شیخ و
حسن اللہ مثواہ کا اس نماز کی اجازت دینا اور اپنا اجازت لینا بیان کیا اور حضرت شیخ محقق تغمدہ اللہ برحمتہ سے اس نماز مبارک
خاص ایک رسالہ نفیس مجلا ہے اُس سے ثابت کہ حضرت ممدوح سراپا سعادت حامل شریعت کامل طریقت سیدی عبدالوہاب
بردہ اللہ مضجعہ نے کتاب مستطاب بہجۃ الاسرار کو معتمد ومعتبر اور اس مبارک روایت کو مسلم ومقرر فرمایا اور مولانا شیخ وجیہ الدین
احمدآبادی علیہ رحمۃ الرؤف الہادی کہ سالِ وفات امام اجل علامہ سیوطی رحمہ اللہ تعالٰی میں متولد ہوئے حضرت شیخ غوث
علیہ رحمۃ الملک الباری کے مرید سعید اور حضرت شیخ محقق کے استاذ مجید اور شاہ ولی اللہ دہلوی کے شیخ سلسلہ اور صاحب
رفیعہ وتصانیف کثیرہ بدیعہ ہیں بیضاوی وہدایہ وتلویح وشرح وقایہ ومطول ومختصر وشرح عقاید مواقف وغیرہا پر حواشی مفیدہ
ہیں اور کبرائے منکرین نے بھی اپنے رسائل میں ان سے استناد کیا نہایت شدومد سے اس نماز مبارک کی اجازت دیتے اور اس
تاکید اکید تحریص وترغیب فرماتے تو ہیں شیخ نے اخبار الاخیار شریف اور مولانا ابوالمعالی محمد مسلمی عالمہ اللہ تعالٰی بلطفہ نے جنہیں رسالۂ
شیخ محقق ہیں علمائے سلسلۂ علیہ سے شمار کیا تحفہ شریفہ اور حضرت سیدنا ومولانا اسعد الواصلین جبل العلم والیقین حضرت سید
حمزہ عینی قادری فاطمی حسینی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کاشف الاستار شریف میں اسے نقل وارشاد فرمایا اور امام یافعی بل اللہ تربتہ
فرماتے ہیں کہ حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی علی جدہ الاکرم وعلیہ وسلم کے اصحاب کرام عطر اللہ مراقدہم القادسۃ اس نماز
میں لاتے اور زبدۃ الآثار میں اولیائے طریقہ علیہ عالیہ قادریہ روحت ارواحہم کے آداب میں فرمایا وملازمۃ صلاۃ الاسرار
بعد ھا التخطی احدی عشرۃ خطوۃ یعنی اس خانۂ پاک کے آداب سے ہے صلاۃ الاسرار کی مداومت کرنی جس کے بعد
قدم چلنا ہے بالجملہ اسکا اعمال مشائخ کرام سے ہونا دلسا آفتاب روشن کا انکار کذب ہے اللہ نور دکھا کی راہ ہے کہ ان ائمہ واکابر
خواہی جھٹلائیے اور عیاذ باللہ بدعتی وناحق کوش ٹھہرائیے پھر یہ مقبولان خدا صرف اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ اسے خاص حضور
غوث اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا ارشاد بتاتے ہیں اور حضور کے ارشاد واجب الانقیاد میں ردوانکار اور انکار جانی ... ہو تو معاذ اللہ دہ
سوزاں وبلائے بے درماں وقہر بے اماں ہے جسکا مزہ اس دار الغرور والالتباس میں نہ کھلا تو کل کیا دور ہے ان موعدہم الصبح
الصبح بقریب ہ حضور خود ارشاد فرماتے ہیں تکذیبی لکم سم قاتل لادیانکم وسبب لذھاب دنیاکم واخراکم میرے
شاد کو خلاف بتانا تمہارے دین کے لئے زہر قاتل اور تمہاری دنیا وعقبٰی دونوں کی بربادی ہے والعیاذ باللہ تعالٰی اور ان اکابر ملت
امت کو نقل وروایت میں بھی غیر موثوق جاننا اسی دار الفتن ہندوستان میں آسان ہے جہاں نہ کسی منہ کو لگام نہ کسی زبان کی
ک تھام یہ امام ابوالحسن نورالدین علی شطنوفی قدس سرہ کہ بہجۃ الاسرار شریف کے مصنف اور بہ طرز حدیث بسند متصل اس روایت
کے پہلے مخرج ہیں اجلہ علما وائمہ قرأت واکابر اولیاء وسادات طریقت سے ہیں امام اجل شمس الدین ابن الجزری رحمہ اللہ تعالٰی

کھا بہ متہا مولانا ساجد الحق محمد حسن القادری حفظہ اللہ تعالٰی ابن الفاضل الجلیل مولانا فوید الدین الہ ھلوی رحمہ اللہ
تعالٰی فی کتابہ ریاض الانوار من شاء فلیرجع الیہا ۱۲ ؎ یعنی سنہ ۹۱۱ھ ووفاتہ لسلخ صفر سنہ ۹۹۸ھ ۱۲ منہ

>

الغُنْيَة
لطالبي طريق الحق
عز وجل
للإمام
عبد القادر بن موسى بن عبد الله الجيلاني
(٤٧٠ - ٥٦١ هـ)
طبعة جديدة مصححة ومفهرسة
قدّم لها وخرج آياتها
محمّد خالد عُمر
أعدّ فهارسها
رياض عبد الله عبد الهادي
الجزء الأول
دار إحياء التراث العربي

>

تصوم يوم عاشوراء، فسأل عن ذلك، فقالوا: هذا اليوم الذي أظهر الله فيه عزّ وجل موسى عليه السلام وبني إسرائيل على قوم فرعون فنحن نصومه تعظيماً له، فقال النبيّ ﷺ: نحن أحقّ بموسى منكم، فأمر بصومه».

(فصل) واختلف العلماء رحمهم الله في تسميته بيوم عاشوراء، فقال أكثرهم: إنما سمي يوم عاشوراء، لأنه عاشر يوم من أيام المحرّم. وقال بعضهم: إنما سمي عاشوراء، لأنه عاشر الكرامات التي أكرم الله عزّ وجل هذه الأمة بها: أولها: رجب، وهو شهر الله تعالى الأصم، وإنما جعله كرامة لهذه الأمة لفضله على سائر الشهور كفضل هذه الأمة على سائر الأمم؛ الكرامة الثانية: شهر شعبان، وفضله على سائر الشهور كفضل النبيّ ﷺ على سائر الأنبياء؛ والثالثة: شهر رمضان وفضله على سائر الشهور كفضل الله تعالى على خلقه؛ والرابعة: ليلة القدر، وهي خير من ألف شهر؛ والخامسة: يوم الفطر، وهو يوم الجزاء؛ والسادسة أيام العشر، وهي أيام ذكر الله تعالى؛ والسابعة: يوم عرفة، وصومه كفارة سنتين والثامنة: يوم النحر، وهو يوم القربان؛ والتاسعة يوم الجمعة، وهو سيد الأيام؛ والعاشرة: يوم عاشوراء، وصومه كفارة سنة؛ وكل وقت من هذه الأيام كرامة جعلها الله تعالى لهذه الأمة تكفيراً لذنوبهم وتطهيراً لخطاياهم. وقال بعضهم: إنما سمي عاشوراء، لأن الله تعالى أكرم فيه عشرة من الأنبياء عليهم السلام بعشر كرامات؛ إحداها: أنه عزّ وجل تاب على آدم عليه السلام فيه؛ والثانية: رفع الله عز وجل إدريس عليه السلام فيه مكاناً علياً، والثالثة: استوت سفينة نوح عليه السلام فيه على الجودي؛ والرابعة: ولد إبراهيم عليه السلام فيه، واتخذه الله تعالى خليلاً، وأنجاه من نار نمرود فيه؛ والخامسة: تاب الله عزّ وجل على داود عليه السلام فيه، وردّ الملك على سليمان عليه السلام فيه؛ والسادسة: كشف الله ضرّ أيوب عليه السلام فيه؛ والسابعة: نجى الله عزّ وجل موسى عليه السلام من البحر، وأغرق فرعون في البحر فيه؛ والثامنة: نجى الله عزّ وجل يونس عليه السلام من بطن الحوت فيه؛ والتاسعة: رفع الله عز وجل عيسى عليه السلام إلى السماء فيه؛ والعاشرة: ولد نبينا محمد ﷺ فيه.

(فصل) واختلفوا في أيّ يوم هو من المحرّم، فقال أكثرهم: اليوم العاشر من المحرّم وهو الصحيح لما تقدّم. وقال بعضهم: هو الحادي عشر منه. ونقل عن عائشة رضي الله عنها هو التاسع منه. وعن الحكيم بن الأعرج أنه سأل ابن عباس رضي الله عنهما عن أيّ يوم يصام عاشوراء؟ فقال: إذا رأيت هلال المحرّم فاعدد، ثم أصبح صائماً

>